Registered No. L. 4186

جلد ۱۸ — عدد ۱

محرم ۱۳۶۰ھ

۸۶ء

ماہ نامہ

ترجمان القرآن

علوم قرآنی و حقائق فرقانی کا ذخیرہ

مرتبۂ

سید ابو الاعلیٰ مودودی

مبارک پارک۔ پونچھ روڈ۔ لاہور

قیمت سالانہ ۵ر

قیمت فی پرچہ ۸ر

فہرست مضامین

(سلسلۂ سیاسی کشمکش حصہ سوم)

باھتمام ابوالاعلی مودودی پرنٹر و پبلشر دین محمدی الیکٹرک پریس میں طبع ھو کر
دفتر ترجمان القرآن، مبارک پارک، پونچھہ روڈ، لاھور سے شائع ھوا

کارکن اور عہدہ دار منتخب ہوتے ہیں اور انہی کی کثرت رائے سے تمام معاملات انجام دیے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ طریقہ صرف قومی تنظیم ہی کے لیے موزوں ہو سکتا ہے اور اس طریقہ سے جو نظام بنے وہ اسکے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ ایک قوم کی خواہشات جیسی کچھ بھی ہوں اُنکے حصول کی کوشش کرے۔ رہی ایک اصولی تحریک، تو اسکو چلانے کے لیے یہ طریق جماعت سازی نہ صرف بیکار بلکہ مُضر ہے۔ ایک قوم کے تمام افراد کو محض اس وجہ سے کہ وہ نسلاً مسلمان ہیں، حقیقی معنی میں مسلمان فرض کر لینا اور یہ امید رکھنا کہ اُنکے اجتماع سے جو کام بھی ہوگا اسلامی اصول ہی پر ہوگا، پہلی اور بنیادی غلطی ہے۔ یہ انبوہِ عظیم جسکو مسلمان قوم کہا جاتا ہے، اس کا حال یہ ہے کہ اسکے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں، نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں، نہ ان کا اخلاقی نقطۂ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مطابق تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے اسلیے یہ مسلمان ہیں۔ نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے قبول کیا ہے، نہ باطل کو باطل جان کر اسے ترک کیا ہے۔ انکی کثرتِ رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستہ پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابلِ داد ہے۔

(۳) اسکے بعد اُس طریقہ کا جائزہ لیجیے جس سے یہ بزعم خود اسلامی نصب العین تک پہنچنے کی امید رکھتے ہیں۔ انکی تجویز یہ ہے کہ پہلے اُسی جمہوری دستور کے مطابق، جو انگریزی حکومت یہاں نافذ کرنا چاہتی ہے، مسلم اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں کی اپنی حکومت قائم ہو جائے، پھر کوشش کی جائیگی کہ یہ قومی حکومت اسلامی نظامِ حکومت میں بتدریج تبدیل ہو جائے۱۔ لیکن یہ ویسی ہی غلطی ہے جیسی

۱ اس موقع پر یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مسلم لیگ کے کسی ریزولیوشن اور لیگ کے ذمہ دار لیڈروں میں سے کسی کی تقریر میں آج تک یہ بات واضح نہیں کی گئی کہ ان کا آخری مطمح نظر پاکستان میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنا ہے۔ برعکس اسکے انکی طرف سے بصراحت اور بتکرار جس چیز کا اظہار کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انکے پیش نظر محض ایک ایسی جمہوری حکومت ہے، جس میں دوسری (بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ پر ملاحظہ ہو)